السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مردے کو لے جاتے وقت کلمہ شہادت پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

میت کو قبرستان لے جاتے وقت کلمہ شہادت کا ورد کرنا احادیث سے ثابت نہیں دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا درست نہیں۔ کما تقدم

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم '' (۱''

''پیروی کرو بدعت مت نکالو تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ ''

اور امام مالک رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(فما لم یکن یومئذ دینا لا یکون الیوم دینا '' (2''

یعنی ''جو شے عہد رسالت میں دین نہیں تھی۔ وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی۔''

اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلـٰمَ دينًا ﴿٣﴾... سورة المائدة

جو شخص اسلام میں بدعت ایجاد کر کے اسے مستحسن خیال کرتا ہے وہ گویا یہ سمجھتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام رسانی میں (نعوذ باللہ من ذلک) خیانت کی ہے۔

اصل یہ ہے کہ ایسے موقع پر انسان خود اپنی موت بھی یاد کر کے اپنے لئے زاد راہ بنائے۔ شریعت میں زیارت قبور کا یہی فلسفہ بیان ہوا ہے کہ

فانها تذكر الآخرة» (3) الحديث»

بے شک یہ آخرت یاد دلاتی ہے۔

واضح ہو کہ بدعت کا یہ خاصہ ہے کہ ہمیشہ استحسانی صورت میں سامنے آتی ہے جب کہ فی الواقع ایک مسلم کا مطمع نظر ہر حالت میں ہمیشہ کتاب و سنت کی پیروی ہونا چاہیے۔ خواہ وہ عمل بظاہر کتنا ہی کم نظر آئے۔ کیونکہ اصل قدر و قیمت تعلق بالشریعت کی ہے۔ لا غیر۔

''الخير كل الخير في الاتباع والشر كل الشر في الابتداع ''

1الدارمی (۱/80) رقم (205) والبدع والنھی عنھا ص10 لامام محمد بن وضاح واصول السنة لابن ابی زمنین وقال محققه: الاثر صحیح ورواہ ابو خیثمة فی العلم رقم (٥٤) من طریق العلاء عن حماد بن زید بہ و صحح اسنادہ العلامة الباني۔

2الاعتصام في ذم البدع (۱/۳۳) للشاطبي۔.

3صحیح الترمذي ابواب الجنائز باب ماجاء في الرخصة في زيارة القبور (1066) وصححہ الباني وزاد ابن ماجہ من حديث ابن مسعود: ''وتزهد في الدنيا'' (١٥٦٩) عن ابي هريرة رضي الله عنه۔

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص598

محدث فتویٰ